غیر مسلم ڈاکٹر سے علاج کروانا

مجیب: مولانا محمد سعید عطاری مدنی

فتوی نمبر: WAT-2161

تاریخ اجراء: 22 ربیع الثانی 1445ھ/07 نومبر 2023ء

دارالافتاء اہلسنت

(دعوت اسلامی)

سوال

غیر مسلم حکیم سے علاج کروانا کیسا ہے؟

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

غیر مسلم ڈاکٹر اور حکیم سے علاج کروانے کے حوالے سے تفصیل یہ ہے کہ:

عام حالات کہ جن میں بلا عذر شرعی کسی ناجائز کام مثلاً نجس یا حرام چیز سے علاج، عبادات کا ابطال یا ترک وغیرہ کا ارتکاب نہ کرنا پڑے، ایسی صورت میں غیر مسلم سے **خارجی یا ظاہری علاج کروانا** کہ جس میں وہ کوئی طبی خیانت و بد خواہی نہ کر سکے، مطلقاً جائز ہے۔

رہا داخلی علاج: کہ جس میں طبی خیانت و بد خواہی کی گنجائش ہو، یہ بھی جائز ہے جب کہ ماحول فسادات و تعصب کا نہ ہو اور یہ معلوم ہو کہ وہ مسلمانوں سے تعصب نہیں رکھتا اور دل اس سے علاج کروانے پر جمے۔

بحر الرائق میں ہے: "المریض یجوز لہ أن یستطب بالکافر فیما عدا إبطال العبادۃ" مریض کے لئے کافر سے علاج کروانا جائز ہے، جبکہ اس علاج سے عبادات کا ابطال لازم نہ آئے۔ (بحر الرائق، ج02، ص34، دار الکتاب الاسلامی)

فتاوی رضویہ میں ہے: "رہا کافر طبیب سے علاج کرانا خارجی یا ظاہر مکشوف علاج جس میں اس کی بد خواہی نہ چل سکے وہ تو لا یألونکم خبالا (وہ کافر تمہیں نقصان پہنچانے میں کوئی کمی نہیں کریں گے۔) سے بالکل بے علاقہ ہے اور دنیاوی معاملات میں بیع و شراء و اجارہ و استئجار کی مثل ہے۔ ہاں اندرونی علاج جس میں اس کے فریب کو گنجائش ہو اس میں اگر کافروں پر یوں اعتماد کیا کہ ان کو اپنی مصیبت میں ہمدرد اپنا ولی خیر خواہ اپنا مخلص با اخلاص خلوص کے ساتھ ہمدردی کرکے اپنا ولی، دوست بنانے والا اس کی بیکسی میں اس کی طرف اتحاد کا ہاتھ بڑھانے والا جانا تو بیشک آیہ

کریمہ کا مخالف ہے اور ارشاد آیت جان کر ایسا سمجھا تو نہ صرف اپنی جان بلکہ جان وایمان و قرآن سب کا دشمن اور انھیں اس کی خبر ہو جائے اور اس کے بعد واقعی دل سے اس کی خیر خواہی کریں تو کچھ بعید نہیں کہ وہ تو مسلمان کے دشمن ہیں اور یہ مسلمان ہی نہ رہافانہ منھم (وہ انہی میں سے ہے۔ت) ہو گیا، ان کی تو دلی تمنا یہی تھی: قال تعالی ودوا لوتکفرون کما کفروا فتکونون سواء۔ (اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا) ان کی آرزو ہے کہ کسی طرح تم بھی ان کی طرح کافر بنو تو تم اور وہ ایک سے ہو جاؤ، والعیاذ باللہ تعالی مگر الحمد للہ کوئی مسلمان آیہ کریم پر مطلع ہو کر ہرگز نہ جانے گا اور جانے تو آپ ہی اس نے تکذیب قرآن کی، بلکہ یہ خیال ہوتا ہے کہ یہ ان کا پیشہ ہے اس سے روٹیاں کماتے ہیں ایسا کریں تو بدنام ہوں دکان پھیکی پڑے، کھل جائے تو حکومت کا مواخذہ ہو سزا ہو یوں بدخواہی سے باز رہتے ہیں تو اپنے خیر خواہ ہیں نہ کہ ہمارے، اس میں تکذیب نہ ہوئی، پھر بھی خلاف احتیاط و شنیع ضرور ہے۔" (فتاوی رضویہ، ج21، ص238، 239، رضافاؤنڈیشن، لاھور)

مبارکپور اشرفیہ کے فیصلے میں ہے: "وہ حالات جن میں بلا عذر شرعی کسی ناجائز کام مثلا نجس یا حرام چیز سے علاج، خطرناک آپریشن، صوم وصلاۃ وغیرہ عبادات کا ابطال یا ترک اور حلق لحیہ وغیرہ کا ارتکاب نہ کرنا پڑے۔ ایسے عام حالات میں غیر مسلم ڈاکٹروں سے علاج دو طرح کا ہوتا ہے:

خارجی: جیسے جوڑوں کی مالش وغیرہ جس میں وہ کوئی طبی خیانت وبدخواہی نہ کر سکے۔

داخلی: جس میں طبی خیانت وبدخواہی کی گنجائش ہو۔

خارجی علاج: غیر مسلم سے مطلقا جائز ہے۔ جیسے اس سے خرید و فروخت جائز ہے۔

داخلی علاج بھی جائز ہے جب کہ ماحول فسادات و تعصب کا نہ ہو، اور دیگر حالات میں بھی جب یہ معلوم ہو کہ وہ مسلمانوں سے تعصب نہیں رکھتا اور دل اس سے علاج کرنے پر جمے۔" (ملخص از جدید فقہی مسائل کے بارے میں علمائے اہل سنت کی تحقیقات ج02، ص294، 295، اکبر بک سیلرز، لاھور)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم